بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرعی پردہ کی حقیقت
اور
بے پردگی کے مہلک اثرات

افادات : حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ
ترتیب : مولانا محمد اقبال قریشی صاحب ہارون آبادی

احادیث

(۱) حضرت عائشہ سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک عورت قبیلہ مزینہ کی زیب وزینت کے لباس میں مٹکتی ہوئی مسجد میں آئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے لوگو! اپنی عورتوں کو زیب وزینت کا لباس پہن کر مسجد وغیرہ میں مٹکنے سے روکو کیونکہ بنی اسرائیل پر اس وقت تک لعنت نہیں کی گئی جب تک اُن کی عورتوں نے زیب وزینت کا لباس پہن کر مسجد وغیرہ میں مٹکنا اختیار نہیں کیا" اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

(۲) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد کو عورتوں کے درمیان میں چلنے سے منع فرمایا۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

(۳) حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں واپس جاتی ہے اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔

(۴) حضرت جابر عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق حکم دریافت کیا حکم دیا کہ (فوراً) نظر کو اُٹھا لو ۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ۔

پردہ کے مخالف لوگ

اس وقت جو لوگ پردے کے مخالف ہیں اور اس رسم کو مٹانا چاہتے ہیں وہ سب اسی قسم کے لوگ ہیں جن کی لیاقت کی حالت یہ ہے کہ محض انگریزی پڑھ کر یا قرآن مجید کا ترجمہ دیکھ کر یا برائے نام عربی ادب کی چند کتابیں پڑھ کر اجتہاد کا دعوےٰ کرنے لگتے ہیں ۔ سو یہ کسی شمار میں بھی نہیں اور حالات کے بدلنے سے رائے بدلنے سے جو احکام بدل جاتے ہیں اس کے یہ معنی نہیں کہ احکام شرعیہ زمانہ اور وقت کے تابع ہیں جیسا کہ بعض نادانوں کا خیال ہے بلکہ اس کی حقیقت یہ ہے کہ شارع خاص قید کے ساتھ حکم کو بیان کیا جاتا ہے کہ اگر قید پائی جاوے تو یہ حکم اور نہ پائی جاوے تو دوسرا حکم ۔ اب حالات یا رائے کے اختلاف کا حاصل یہ ہے کہ اس قید کے وجود یا عدم سے اختلاف ہے ۔ جس نے قید کو موجود پایا اور یہ دونوں حکم دراصل شارع ہی کے ہیں خوب سمجھ لو ۔

"عورت کا مساجد اور عیدگاہ میں نہ جانا رسول اللہ صلعم کے مزاج کے مطابق ہے ۔"

چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتوں کے لیے مساجد اور عیدگاہ میں جانے کی اجازت کا اور حضرات صحابہؓ کے زمانہ میں اس کی ممانعت ہو جانے کا مدار اسی قاعدہ پر ہے کہ جس کو حضرت عائشہؓ نے ان الفاظ میں بیان کیا کہ :

"اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم اس حالت کا مشاہدہ فرما لیتے جو عورتوں نے آپ کے بعد اختیار کی ہے تو یقیناً آپ صلے اللہ علیہ وسلم ان کو مساجد و عیدگاہ میں جانے سے روک دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا ۔" اس کو مسلم نے روایت کیا ہے ۔

عورت کے لیے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے گھر پر نماز پڑھنے کو ہی پسند فرمایا ہے ۔

خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اخیر وقت میں عورتوں کے لیے اس کو پسند فرمایا اور اسی کی ترغیب دی کہ وہ نماز کے لیے مسجدوں میں نہ جایا کریں ۔

ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عورتوں کا گھر کے اندر نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور کوٹھڑی میں نماز پڑھنا گھر کے اندر پڑھنے سے افضل ہے اس کو طبرانی نے

روایت کیا ہے مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف ترغیب پر اکتفا فرمایا۔ سختی کے ساتھ عورتوں کو مسجدوں میں آنے سے نہیں روکا کیونکہ اس وقت عورتوں کو باہر نکلنے کی ضرورتیں زیادہ تھیں اور عام طبائع میں نیکی کا غلبہ اور سزا کا خوف ایسا تھا جس کی وجہ سے فتنہ و فساد کا احتمال کمزور تھا اور بعد میں عام طور پر حالت بدل گئی جس میں عورتوں کی حالت بدلنے کو بھی خاصا دخل تھا۔ اس قاعدہ پر فقہاء متاخرین کا یہ فتوے مبنی ہے جس میں انہوں نے بعض محرموں کو نامحرموں کی مثل ٹھہرایا ہے۔

جیسا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہ کو ان کے باپ کے باندی زادہ سے پردہ کا حکم دیا جس میں بطور احتیاط کے شرعی محرم سے پردہ کا حکم ہے۔

بے پردگی کے چند مہلک اثرات

(۱) بے پردگی میں اس کا کیا انتظام ہو سکے گا کہ اس حالت میں ان کو دیکھ کر اجنبی مردوں کے دل میں شیطانی وسوسے نہ آدیں گے جن کا انسداد اب کامل پردہ سے ہو رہا ہے۔

(۲) بے پردگی میں اس کا کیا انتظام ہو سکے گا کہ جب پردہ نہ رہا اور باہر بھی مردوں سے اختلاط ہونے لگا تو پھر بغیر اذن شوہر کے کسی وقت کو گھر میں نہ آنے دیں گی۔

(۳) اس کا کیا انتظام ہو سکے گا کہ ناگہانی نظر پڑنے کے بعد فوراً نظر کو ہٹا دیا جاوے گا اور کامل پردہ میں تو دوبارہ نظر کا قصد ہی نہیں ہوتا۔

(۴) اس کا کیا انتظام ہو سکے گا کہ جب دل کھل گیا تو وہ قصداً کسی اجنبی کو نہ دیکھیں گی اس کا کیا انتظام ہو سکے گا کہ ان کو کوئی اجنبی نہ دیکھے گا۔

(۵) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد کو عورتوں کے درمیان چلنے سے منع فرمایا اور بے پردگی سے مردوں میں خلط ملط ہو جائے گا۔ مرد عورتوں کے درمیان چلنے لگیں۔ اس کا کیا انتظام ہو سکے گا کہ شوہر جب عورت کو ان حدود سے ذرا نکلتے دیکھے گا تو بالالتزام و بالدوام اس کو زجر کیا کرے گا ورنہ دیوث کی وعید میں داخل ہو گا۔ جس کا ذکر اس حدیث میں ہے۔ حضرت عمار بن یاسر سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص کبھی جنت میں داخل نہ ہوں گے دیوث اور مردانی شکل بنانے والی عورتیں اور ہمیشہ شراب پینے والا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ دیوث کون ہے؟ فرمایا جس کو اس کی پرواہ نہ ہو کہ اس کی گھر والیوں کے پاس کون آتا ہے اور کون جاتا ہے۔ اس کو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے۔

"بے پردگی کا اعتراض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ــــــ پر آتا ہے"

ہم نے مانا کہ تمہارا (یعنی عورتوں) کا دل پاک ہے لیکن تم کو دوسرے کی خبر اگر کہو کہ دوسرا بھی پاک ہے تو تو بہ خدا اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو تم نے ظالم قرار دیا کہ باوجودیکہ نابینا تھے (مراد حضرت مکتوم رضی اللہ عنہ صحابی ہیں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گھر تشریف لائے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کو پردہ کرنے کا حکم دیا تھا) پھر بھی اُس سے پردہ کا حکم دیا۔ اگر یہ پاک صاف ہوتے تو حق تعالے ضرور ان کا نام لکھ دیتے کہ فلاں شخص پاک ہے۔ یاد رکھو اللہ تعالےٰ کو سب خبر ہے کہ کون پاک ہے اور کون نہیں۔ انبیاء سے زیادہ تو کوئی پاک نہیں ہو سکتا۔ یوسف علیہ السلام باوجود نبی ہونے کے فرماتے ہیں کہ میں اپنے نفس کو بری نہیں سمجھتا ہوں۔ نفس تو بری بات کا حکم کرنے والا ہے مگر جس پر میرا رب رحمت فرمادے کہ وہ مستثنیٰ ہے۔ اب بتلایئے کہ کس کا منہ ہے کہ جو کہے میرا نفس پاک ہے مجھ کو برا وسوسہ نہیں آتا۔ اگر ایسا اتفاق ہوتا ہے تو وہ عارضی حالت۔ سخت افسوس ہے حضرت عائشہ اور ام سلمہؓ کو اتنے بڑے پاک صحابی کے سامنے جو کہ اندھے تھے آنے کی اجازت نہ ہو۔ اور آج عورتوں کو دولہا نامحرم کو دیکھنا جائز ہو جائے اور کوئی عورت یوں نہیں کہہ سکتی کہ ہمارے دل میں تو برائی نہیں ہے۔ ہم تو برے جی سے نہیں دیکھتے تو کیا تم کہہ سکتی ہو کہ حضرت عائشہؓ کے دل میں نعوذ باللہ برائی تھی۔ اگر کہو کہ کوئی مصلحت ہو گی جس کی وجہ سے پردہ کا حکم فرمایا پس وہی مصلحت یہاں بھی ہے (مراد آج کل کا زمانہ ہے کیونکہ حضرت صحابہ کے دور میں تو پھر بھی نفوس میں حیاء کا زیادہ غلبہ تھا اور آجکل تو وہ بھی مفقود رہے)۔

"مکمل پردہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی ــــــ تھا"

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتی ہیں کہ جب ایک عورت نے پردہ کے پیچھے ایک خط دینے کو رسول اللہ صلعم کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ ابو داؤد نسائی نے روایت کیا ہے اس میں عورتوں کا خود رسول اللہؐ سے پردہ گہرے درجہ کا کرنا مذکور ہے۔

(۲) الو سائب ابو سعید حذری سے ایک نوجوان (صحابی) کے قصہ میں جس کی شادی کو کچھ دن گزرے تھے روایت کرتے ہیں کہ وہ نوجوان حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے کر اپنے گھر گیا تو اس کی بیوی دروازے پر کواڑوں کے بیچ میں کھڑی ہوئی تھی نوجوان نے اپنا تیر اس کی طرف کیا تا کہ اس پر حملہ کرے اور جوشِ غیرت سے بے تاب ہو گیا

(الحدیث۔ اس کو مسلم نے روایت کیا)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پردہ کی رسم اس زمانے کے لوگوں کی طبیعتوں میں ایسی جمی ہوئی تھی کہ نوجوان صحابی دروازہ پر اپنی بیوی کو کھڑا دیکھ طیش سے بے تاب ہو گئے۔

پردہ کے فوائد

(۱) کامل پردے سے شیطان کا زور نہیں چلتا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں واپس جاتی ہے۔

(۲) یہ سب پردے کی بدولت ہے کہ تعلقات اور بدنگاہی کے امراض سے بیشتر عورتیں پاک ہیں جس کی آج کل بیخ کنی کی جا رہی ہے اور جب باوجود ایسے پردہ قرینئہ کے بھی بعض عورتیں نہیں چوکتی گو اس قدر فتنہ میں مبتلا نہیں ہیں جس قدر کہ مرد ہیں۔ لیکن ان میں بھی کچھ کچھ خرابی ہے ہی چنانچہ مردوں کو یہ ضرور جھانکتی تاکتی ہیں اور نیز مردوں کو ایسے موقعے بھی دے دیتے ہیں کہ وہ ان کو دیکھ لیتے ہیں تو پردہ نہ رہنے میں کیا حشر ہو گا۔

"اللہ تعالےٰ کی لعنت سے بچنے کے لیے پردے کا حکم"

حدیث میں آیا ہے کہ :-

"لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ" کہ اللہ تعالےٰ نے لعنت کی ہے دیکھنے والے پر اور جس کی طرف دیکھا ہے اُس پر۔ یعنی جبکہ منظور الیہ دیکھنے سے راضی ہو یا خود دکھا دے اور یہ وعید تو صرف دیکھنے دکھانے پر ہے اور اگر بولنا چالنا بھی ہو تو وہ بہت ہی غضب اور جوکشش کی بات ہے اور اگر اس سے بھی آگے نوبت پہنچ گئی ہو تو پھر اُس کے لیے جہنم تیار ہے۔ اسی واسطے حق تعالےٰ نے دُور سے اس کی روک تھام کی ہے۔ چنانچہ مردوں کو تو یہ حکم فرمایا کہ آپ مومنین سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ اور عورتوں کے لیے بھی حکم فرمایا اور اس پر اضافہ فرمایا " ولا یبدین زینتھن ، یعنی بناؤ سنگار کا موقع ظاہر نہ کریں۔

صحابہؓ کے بعد پردے کے بارے میں مسلمانوں کا روّیہ

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

اور صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور ان کے بعد کے مسلمانوں سے کہیں منقول نہیں کہ وہ اپنی

بیبیوں اور رشتہ داروں کو برقع اوڑھا کر اپنے ساتھ لیے پھرتے ہوں اور ان کے مردوں کے مجمع میں شریک کرتے اور ان سے لیکچر دلاتے اور تقریریں کراتے اور دوست آشناؤں سے بھی ملاقاتیں کراتے ہیں۔ پس اگر شرعی پردہ وہ ہوتا جس کو آج خیر الامور اوسطہا کہا جاتا ہے تو کوئی وجہ نہ تھی کہ یہ حضرات عورتوں کو اس طرح مقید کرتے اور آزاد خیالوں کے موافق ان پر ظلم کرتے دیکھو جہاد سے واپسی میں ایک واقعہ افک پیش آیا ہے اس میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ حضرت عائشہ تھیں۔ مگر برقعہ پہنے ہوئے اور آزادانہ تھیں بلکہ محمل میں تھیں (جس تصریح بخاری شریف کہ محمل کو چند آدمی اونٹ پر رکھ دیتے تھے اور اُتارنے کے وقت اُتار لیتے تھے اور حضرت صدیقہؓ اسی میں رہتی محمل ہمارے زمانے کی مروّجہ ڈولی کے مانند تھی۔

پردہ کے قانون کو مت بدلو

صاحبو! جرائم ہمیشہ سے ہوتے رہے ہیں چنانچہ لوگ چوری بھی کرتے ہیں۔ شراب بھی پیتے رہتے ہیں۔ سو اگر تم کو جرائم کا شوق ہے تو شوق سے کرو مگر خدا کے لیے قانون الہیٰ کو نہ بدلو اور جرائم کو خدا تعالےٰ کے قانون میں داخل نہ کرو۔ بلکہ جرم کو جرم سمجھو اپنے کو گناہ گار سمجھو۔ دوسروں کو بد دینی کی دعوت نہ دو ایسا کرنے سے تو مسلمان رہ سکتے ہو اور قانون الہیٰ کی تحریف کر کے جرائم کو قانون خداوندی میں داخل کر کے خدا کو نعوذ باللہ جاہل سمجھ کر دوسروں کو خدا کے دین سے روک کر تم مسلمان نہیں رہ سکتے۔